ترتیب

١- تصریحات	اکرام اللہ ساجد	٣
٢- خدام حدیث (بدنصیبی اور محرومی کے دلخراش اسباب)	مولانا عزیز زبیدی	٦
٣- الاستفتاء	مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا محمد عبیداللہ عفیف	١٢
٤- اسلامی نظام سے مراد حنفی مذہب نہیں ہے!	مولانا محمد صادق سیالکوٹی	١٩
٥- اسلامی نظام یا نظام مصطفیٰ	مولانا حکیم یعقوب اجمل	٢٤
٦- پیارے رسولؐ کا اسوۂ حسنہ	جناب پروفیسر مزمل احسن شیخ	٢٧
٧- تحریک ختم نبوت کے گمشدہ اوراق	جناب پروفیسر محمد سلیمان اظہر	٣١
٨- غیر سودی معیشت کے قیام میں اصل رکاوٹیں	مولانا عبدالرحمٰن کیلانی	٤٢
٩- تعارف و تبصرۂ کتب	جناب طالب ہاشمی	٤٦

ناشر: شیخ محمد اشرف — طابع: سید خالد محمود — مطبع: فالکن پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے، سالانہ چندہ ۹ روپے

ٹیلیفون نمبر ٥٧١٥٧

ممالک غیر ۹ روپے

مقام اشاعت: حدیث منزل، ایبک روڈ لاہور

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: حدیث منزل، ایبک روڈ، انارکلی، لاہور

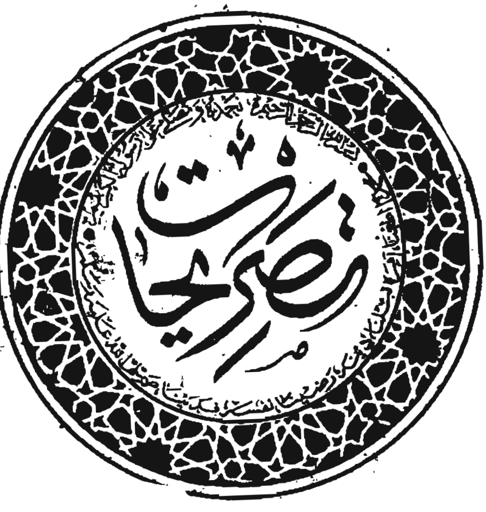

لوگ یہ نہ کہیں کہ ہم بدل گئے، ہم آج بھی وہی ہیں، جو پہلے تھے، ہماری سوچ بھی وہی اور ہمارا طریقہ بھی وہی ہے جو پہلے تھا کہ حق کو حق کہو اور غلط کو غلط قرار دو — حق کی حمایت کرو اور غلط کی بھرپور مخالفت کرو — ہم نے قومی اتحاد کی حمایت میں کھل کر لکھا، لیکن یہ ان دنوں کی بات ہے جب یہ ستارے روشنی دیتے تھے — اور ہمیں تاریک گذرگاہیں بھی منور دکھائی دینے لگی تھیں — آج جبکہ وہاں دھول اڑ رہی ہے جو آنکھوں کو اندھا کئے دیتی ہے تو ہم یہ نہیں کہیں گے کہ یہ روشنی کا غبار ہے، ہم اسے کثیف دھواں ہی کہہ سکتے ہیں جس میں ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آ رہا — ایک وقت تھا جب یہ لوگ کہتے تھے کہ نو کا عدد کبھی نہیں ٹوٹتا اور اس کے لئے یہ ہزاروں تک کی ضربیں دے ڈالتے تھے، لیکن آج اس عدد کو ایک بار ٹوٹے ہوئے عرصہ گذر چکا اور دوسری بار ٹوٹنے کا ہراس دھڑکا لگا ہوا ہے — ایک وقت تھا جب صرف نظامِ مصطفیٰ[1] کی بات کی جاتی تھی، آج حنفی مسلک کو بطور تمن نافذ کرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے[2] — ایک وقت تھا جب یہ لوگ ایک دوسرے کے پیچھے

[1] [2] قطع نظر اس سے کہ یہ اصطلاح صحیح یا غلط، بہرحال نظامِ مصطفیٰ سے مراد حنفی مسلک نہیں ہے (تفصیل اندرونی صفحات ۹ تا ۲۴ پر ملاحظہ فرمائیں) کہ ان معنوں میں حنفی مسلک کو نظامِ ابوحنیفہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا جبکہ نظامِ مصطفیٰ سے مراد قرآن و سنت ہونگے لیکن یہ اصطلاح صحیح نہیں (تفصیل بر صفحہ ۲۴) (ساجد)

نمازیں پڑھنے کا لوگوں کو یقین دلایا کرتے تھے ، آج بڑے فخر سے یہ کہا جا رہا ہے کہ " یہ تو دو ٹکے کے مولوی ہیں ' ہم تو امامِ حرم کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہیں " ــــــ ایک وقت تھا جب اٹھتے بیٹھتے اسلام کا نام لیا جاتا تھا ، آج صرف انتخابات کی بات کی جاتی ہے اور گویا نشستوں کے مسئلہ کے سوا کوئی دوسرا مسئلہ ہی باقی نہیں رہ گیا ــــــ اور پہلے یہ ایک دوسرے کی محبت کا دم بھرتے تھے ، آج یہ اپنی اپنی کمین گاہوں میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر گولہ باری کی مشق فرما رہے ہیں ــــــ یہ صورتِ حال انتہائی مایوس کن ہے اور ہم نرم سے نرم الفاظ میں بھی یہی کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے تو رہے الگ ، یہ خود سے بھی بے وفائی اور اپنے آپ سے بھی صریح دشمنی ہے ــــــ نہ جانے یہ نکتہ ور سیاستدان ایک موٹی سی بات کیوں نظر انداز کر جاتے ہیں کہ کسی بھی مقصد کے حصول کیلئے خلوص کا ہونا لازمی امر ہے ، خواہ یہ کرسی کا حصول ہی کیوں نہ ہو !

ــــــ اور ہم نے جنابِ جنرل ضیاء کو بھی خوش آمدید کہی ، دل کی گہرائیوں سے انہیں چاہا حتٰی کہ " حق کی اس ضیاء " میں ہم " ستاروں " کی روشنی کو بھول گئے - اور یہ صرف اس لئے کہ انہوں نے اسلام کی بات کی تھی ، قرآن و سنت کا نام لیا تھا ــــــ اور آج اگر اس محبت کو دھچکا لگا ہے تو صرف اسی لئے کہ ایک بات میں انہوں نے قرآن و سنت ہی کو ملحوظ نہیں رکھا ــــــ جنابِ جنرل ایک کھرے مسلمان اور مخلص سپاہی ہیں ، واضح اور دو ٹوک بات پسند کرتے ہیں ــــــ اور دو ٹوک بات یہ ہے کہ علی ہجویری کی قبر پر چادر چڑھانا قرآن کی کس آیت اور کس سنت کی رو سے جائز ہے ؟ ــــــ اور اگر اسے اختلافی مسئلہ قرار دے دیا جائے ــــــ حالانکہ یہ اختلافی مسئلہ نہیں ہے کہ بات قرآن و سنت کی ہو رہی ہے ــــــ تو بھی اس عرس کی تقریبات کا افتتاح فرما کر ، ثواب (ان کی نظر میں) کے علاوہ جو ذمہ داری انہوں نے اپنے سر لی ہے ، اسے بہرحال مبارک قرار نہیں دیا جا سکتا ــــــ لاہور شہر میں رات گئے تک جو بے فکرے لونڈوں کی سیٹیاں گونجتی رہیں ، ڈھول پٹتے رہے اور ان کی تھاپ پر جو رقص ہوتے رہے ــــــ سرکسوں تھیٹروں وغیرہ کے داخلی دروازوں پر جن لغویات کا مظاہرہ ہوتا رہا ــــــ تو کیا اس دھما چوکڑی کی دینِ اسلام اور اک بندۂ مومن کی زندگی میں ادنیٰ سی بھی گنجائش ہے ؟ ــــــ تنقید برائے تنقید کے ہم قائل نہیں ، ہمیں توقع اس بات کی تھی کہ جنابِ جنرل

ؔلہ بحوالہ " صحافت " ، لاہور

کے دورِ اقتدار میں وہ سب کچھ نہیں ہوگا جو ان مواقع پر اب تک ہوتا رہا ہے —— ہم نے جنابِ جنرل سے محبت کا دعویٰ کیا ہے اور اس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی خیرخواہی کی جائے۔ اور واللہ! اس سے بڑی خیرخواہی اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ کسی کو فکرِ آخرت کی دعوت دی جائے کہ کل کو اپنے رب کے سامنے جب وہ کھڑا ہو تو —— پریشان نہ ہو —— پشیمان نہ ہو!

مختصراً جنابِ جنرل سے ہمیں یہی عرض کرنا ہے کہ توحید کے شفاف پانی میں ذراسی آمیزش اور فرمانِ رسولؐ سے معمولی سا انحراف ان بگولوں کی آمد کا باعث ہوا کرتا ہے جن سے نخلستان تک جھلس جاتے ہیں —— لیکن جب توحید کا غلغلہ بلند ہوا اور فرمانِ رسولؐ کو پلکوں پر سجالیا جائے تو سنگلاخ زمینوں سے وہ چشمے پھوٹ نکلتے ہیں جو مخلوقِ خدا کو زندگی کا پیغام دیا کرتے ہیں —— !

—— اور یہ جو کسی نے خبر چھاپ دی ہے کہ مدیر "ترجمان" نے کسی عرس کی محفل میں شرکت کی ہے، تو ہم اسے قطعاً بے بنیاد قرار دیتے ہیں —— اگر بات دین کی ہے تو ہمارا دین، ہمارا مسلک اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتا —— اور اگر بات سیاست کی ہے، تو ہم ایسی سیاست کے بھی قائل نہیں جس سے دین و دنیا دونوں ہی برباد ہو جائیں۔ کہ ع

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

ہم اس خبر کی سختی سے تردید کرتے ہیں کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے — لغو — اور بالکل بے بنیاد!

امامِ حرم فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ نے ۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء بروز اتوار، عصر کی نماز دارالعلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور میں پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"الحمدللہ کہ آپ سے ملاقات کا موقع فراہم ہوا، ہمارے اور آپ کے تعلقات دیرینہ ہیں۔ سعودی عرب کے بیشتر علماء علمِ حدیث حاصل کرنے کیلئے آپ کے اکابر علماء کے پاس حاضر ہوتے رہے ہیں۔ جن میں میرے چچا محمد اسحاق بن عبدالرحمٰن بن شیخ محمدؒ بن عبدالوہاب بھی شامل ہیں۔ یہ بات میرے لئے باعثِ مسرت ہے کہ آپ کا طریقہ وہی ہے جو آپ کے اسلاف کا تھا کہ آپ ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خالص کتاب وسنت کی تعلیم وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ آپ کے نام میرا پیغام یہ ہے کہ آپ چونکہ حق پر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد، واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا! پر عمل کرتے ہوئے اپنی صفوں میں کامل اتحاد واتفاق پیدا کریں اور باہمی تعاون سے خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دیں، اللہ آپ کا حامی وناصر ہو!" —— لعل فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ —— ! (اکرام اللہ ساجد)